بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

روزنامہ

الفضل

یومیہ پنجشنبہ

قادیان

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۰ ارماہ وفا ۱۳۲۶ ہش | ۲۰ شعبان ۱۳۶۶ ھ | ۱۰ جولائی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۶۲

مدینۃ المسیح

قادیان ۹ ماہ وفا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج شام کی اطلاع مندرجہ ذیل ہے۔ کہ حضور کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ لیکن ابھی ضعف باقی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں میں تکلیف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب آج ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

Digitized by Khilafat Library

ماہ رمضان اور کرفیو

راولپنڈی کے مسلمانوں نے ایک ریزولیشن پاس کیا ہے۔ جس میں گورنمنٹ سے استدعا کی گئی ہے۔ کہ ماہ رمضان میں جو مسلمانوں کا مقدس مہینہ ہے مسلمانوں کو کرفیو سے مستثنیٰ کر دیا جائے کیونکہ کرفیو کی موجودگی کی صورت میں نماز تراویح اور سحری میں رکاوٹ ہوگی۔

ہمارے خیال میں یہ مطالبہ بالکل جائز ہے۔ ماہ رمضان میں مسلمانوں کی آمد و رفت پر پابندی سخت تکلیف کا باعث ہوگی۔ آجکل جبکہ راتیں بہت چھوٹی ہیں۔ اور مسلمان اس پاک مہینے میں زیادہ تر رات کو عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ مسجدوں میں آمد و رفت اور سحری کے انتظام کے لئے باہر آنا جانا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے سخت قسم کا کرفیو کہیں بھی نہیں ہونا چاہیئے۔ ایسی صورت میں یہ بہتر ہوگا۔ کہ ہر ایسے شہر میں جہاں کرفیو لگایا گیا ہے۔ محلہ کے چوہدریوں کے ذریعہ ایسا انتظام کیا جائے۔ کہ یا تو زیادہ سے زیادہ تعداد میں پاس تقسیم کر دیئے جائیں۔ اور یا پھر معتبر آدمیوں کی ایسی کمیٹیاں بنا دی جائیں۔ جن کے ذمہ ایسی شرائط پر لوگوں کی نگرانی ہو۔ کہ لوگ پر امن طور پر رات کو مساجد میں آجا سکیں۔ اور سودا سلف خرید سکیں۔ اور یا پھر کرفیو کے اوقات رات کو اتنے مختصر کر دیئے جائیں۔ کہ عوام کو کوئی دقت نہ ہو۔ اور کرفیو سے پہلے اور بعد میں وہ قارع ہو جائیں۔ اس آخری صورت میں ساڑھے گیارہ بجے سے ساڑھے تین بجے صبح تک کرفیو کے اوقات موزوں ہونگے۔

ہم مسلمانوں سے بھی استدعا کرتے ہیں کہ اب چونکہ پاکستان بن گیا ہے۔ باوجود سخت اشتعال انگیزی کے بھی ان کو فساد و بدامنی کی باتوں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اور پنجاب میں ایسی پر امن فضا پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے کہ جو حکومت کی ذمہ واریاں ان کے کندھوں پر ڈالی جا رہی ہیں۔ ان ذمہ واریوں کو اسلام کی عزت کے لئے ایسے احسن طریقے سے ادا کریں۔ کہ نہ صرف مشرقی پنجاب بلکہ دیگر کانگرسی علاقے بھی پاکستان میں ملنے کی آرزو کرنے لگیں۔

خصوصاً ماہ رمضان میں جو اسلامی نقطہ نظر سے نہایت مقدس مہینہ ہے۔ اور جس میں ادنیٰ سے ادنیٰ گناہ سے بھی بچنا ہر سچے مسلمان پر فرض کیا گیا ہے۔ اس ماہ مقدس کی حرمت اور عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر اس بات سے بالکل ہاتھ کھینچ لینا چاہیئے جس سے ان کے پُر امن ہمسایوں کو جسمانی تو کیا بلکہ ذرا سی ذہنی تکلیف بھی پہنچنے کا احتمال ہو۔

آؤ آج ہی سے عہد کر لیں۔ کہ ہم اس ماہ رمضان کو اپنی گذشتہ اور آئندہ زندگیوں کے درمیان حد فاصل بنا دیں گے۔ آج ہی سے کیونکہ ماہ رمضان کی تیاری لوگ شب قدر سے ہی شروع کر دیا کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اس مہینے کی جنت میں پاک تن اور صاف دل ہو کر داخل ہوں۔ اور ان کی روح کا دامن ہر چھوٹے بڑے گناہ کی آلودگی سے بالکل میرا ہو چکا ہو۔

ہمیں پوری امید ہے کہ اگر مسلمان سچے دل سے رمضان شریف کا خیر مقدم کریں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ضرور کوئی ایسا تصرف کرے گا۔ کہ کرفیو کی سختیاں خود بخود ڈھیلی ہو جائینگی۔ اور وہ ان عبادات کے فرائض اچھی طرح ادا کر سکیں گے۔

آخر میں ہم گورنمنٹ سے استدعا کرتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کی اس جائز درخواست کی طرف خاص توجہ مبذول کرے۔ تاکہ وہ اپنے اس مذہبی فرض کی ادائیگی میں کسی قسم کی رکاوٹ محسوس نہ کریں۔

کانگرسی ڈومینین پر لفظ "انڈیا" کا اطلاق

ہندوستان کے آزادی بل میں جو دو الگ الگ ڈومینین تجویز کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک کو پاکستان اور دوسری کو انڈیا کے نام سے نامزد کیا گیا ہے۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے انڈیا کے نام پر جو اعتراض اٹھایا ہے وہ نہایت واجب ہے۔ ان کا اعتراض یہ ہے۔ کہ اس نام کی وجہ سے بہت سی الجھنیں پیدا ہو جانے کا خطرہ ہے۔

کانگرس اور دیگر ہندو جماعتوں کی طرف سے اس خیال کا اظہار ہو چکا ہے۔ کہ وہ علاقہ یا ڈومینین جو کانگرس کو دیا گیا ہے اصل ہے۔ اور پاکستان صرف ایک علیحدہ بالفعل حصہ۔

کانگرس کی گذشتہ روش پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ایک تجویز کو زبانی تو منظور کر لینا ظاہر کر رہی ہے۔ لیکن بعد میں تجویز کے الفاظ کے نئے نئے معنی گھڑ کر واضعین تجویز سے بالکل ہی نگے ایسے معنی پیدا کرنے کی کوشش کرتی چلی آئی ہے۔ کہ جس سے وہ زیادہ سے زیادہ طاقت اپنے لئے حاصل کر سکے۔ بعض وقت تو وہ الفاظ کی بھی پرواہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل۔ بی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

نہیں کرتی۔ اور تجویز سے بالکل متضاد عمل کرنے لگتی ہے۔ چنانچہ ۳ رجون کی تجویز میں صوبہ سرحدی کے متعلق صاف شرط ہے کہ استصواب رائے پاکستان اور ہندوستان کے متعلق ہوگا۔ لیکن نہ صرف نہرو ہی بلکہ گاندھی جی بھی اب پٹھانستان کے آزاد صوبہ کی حمایت میں بیان دے چکے ہیں۔ دنیا کی تمام سیاسی تاریخ میں شاید ہی کوئی اور ایسی ہٹ دھرمی کی مثال مل سکے۔

اس لئے یہ بات بعید از قیاس نہیں ہے۔ کہ کانگرس لفظ "انڈیا" سے بھی ناجائز فائدہ اٹھانے کی کوشش کریگی۔ اور خواہ مخواہ نئی الجھنوں کا باعث بنے گی۔ اگرچہ آزادی ہند کے آغاز دفعہ ۱ ضمن ۱ میں یہ صاف بیان کر دیا گیا ہے۔ کہ ۱۵ راگست ۱۹۴۷ء سے ہندوستان میں دو بالکل آزاد ڈومینینز پاکستان اور ہندوستان بنیں گی۔ اور ریاستوں کے متعلق بھی صاف کہہ دیا گیا ہے۔ کہ برطانوی حکومت اٹھ جانے کے بعد وہ تمام معاہدات وغیرہ ختم ہو جائیں گے۔ جو برطانیہ کے ساتھ ریاستوں کے تھے۔ اور وہ کسی ڈومینین سے ملنے نہ ملنے کے لئے آزاد ہوں گی۔ مگر جیسا کہ ہم نے پہلے عرض کیا ہے۔ کانگرس ضرور ان باتوں کے متعلق جھگڑا پیدا کرے گی۔ اور اس کے جھگڑنے کی بنا لفظ "انڈیا" ہی ہوگا۔ وجہ صاف ہے کہ تقسیم سے پہلے تمام ملک کا نام "انڈیا" ہی چلا آیا ہے۔ اب اس لفظ کو ایک ڈومینین کے لئے مخصوص کر دینے سے کانگرس کو بیرونی دنیا کو دھوکا دینے کا کافی موقع مل سکتا ہے۔ حالانکہ لفظ "انڈیا" پاکستانی علاقہ پر بھی اطلاق رکھتا ہے۔ اور پاکستان انڈیا ہی کا ایک حصہ ہے۔ اور وہ تمام باتوں میں ویسا ہی آزاد اور خود مختار ہے۔ جیسا کہ کانگرسی علاقہ۔ اور دونوں کا سیاسی درجہ قانون کی نظر میں بالکل مساوی ہے۔ لیکن کانگرس یہ منوانے کی کوشش کرے گی۔ کہ صرف وہی انگریز کی جانشین ہے۔ ریاستیں ہی نہیں بلکہ پاکستان بھی اس سے کم درجہ پر ہیں۔ اور وہ ہندوستان میں دولت غائلہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ حالانکہ یہ سراپا افترا ہوگا۔

اس قسم کی ذہنیت اس کی بہت پرانی بیماری ہے۔ جو جاتے ہی جائے گی۔ ایسے کہنہ مریض کو ذرا سی بدپرہیزی بھی نقصان دہ ہوتی ہے۔ وہ لفظ انڈیا کو جو محض ایک امتیازی لیبل ہے۔ حقیقت پر محمول کر کے پہلے اپنے آپ کو اور پھر دوسروں کو دھوکا دیگی۔ جس سے بدامنی کے کیڑے ہر طرف پھیل جائیں گے۔ اور یہ مہلک وبا تمام ملک کو ختم کر کے رکھ دے گی۔

"ہمارا ملّاح"

(از جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے واقف زندگی)

کل رات یہ کیا خواب تھا اللہ رے تقدیر
اک وادیٔ شاداب ہے ظلمات کی زد میں
آغوش میں گرداب کے بیتاب و پریشاں
ساحل کے بہت پاس ہے پانی کا تلاطم
اک ناؤ پہ کچھ لوگ فسردہ سے ہیں بیٹھے
خائف ہیں نہ آجائے کہیں آخری ساعت
تقدیر ہی زیبا ہے نہ تدبیر ہی جویا
ناگاہ نظر اٹھی تو دیکھا کہ سرِ عرش
تھامے ہے اس انداز سے گرداب بلا کو
خود بیٹھتے جاتے ہیں تہِ آب تھپیڑے
نظارہ بدلتے ہی یہ دیکھا کہ وہ وادی
اب تک میری آنکھوں میں ہے رقصاں وہ نظارا
طوفانِ بلاخیز ہے آفات کا دھارا
الجھی ہوئی موجیں ہیں تڑپتا ہوا پارا
موجوں سے بہت دور ہے دریا کا کنارا
اندوہ و غم و زیست کے آروں سے دو پارا
حیراں ہیں کہ کس سمت کو لے جائیگا دھارا
آرام کے پہلو میں نہ تسکین کا یارا
اترا ہے سفینہ پہ اولوالعزم ہمارا
لیتے ہوئے دامانِ توکل کا سہارا
پایاب ہوا بحر کنارا بہ کنارا
فردوس بہ دامن ہے توجنت بہ نظارا

اللہ! مرے دل کی دعا ہے سرِ ملت
تا حشر سلامت رہے ملّاح ہمارا

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کی تشویشناک علالت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ حضرت میر محمد اسماعیل صاحب ایک عرصہ سے شدید بیمار ہیں۔ ابھی تک بیماری میں کوئی نمایاں افاقہ نہیں ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ احباب حضرت میر صاحب کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی علالت اور احباب کا فرض

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ہیٹ سٹروک سے بیمار ہو گئے تھے۔ درمیان میں کچھ افاقہ ہوا۔ لیکن اب پھر بیمار ہیں۔ اور باوجود بیماری کے ضروری کام سرانجام دینے میں کوشاں ہیں۔ سکھوں اور تقسیم پنجاب کے متعلق جو آپ نے مضامین لکھے۔ وہ بھی بیماری کی حالت میں لکھے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کہ آپ دفتر میں موجود تھے۔ بخار تیز ہو رہا تھا۔ اور خطوط کے جوابات لکھوا رہے تھے۔ اور بیماری کا اثر آپ کی زبان پر بھی ظاہر تھا۔ لکھاتے ہوئے بعض وقت صحیح لفظ نہ بول سکتے۔ تو پھر جیسے کوئی زور لگا کر تصحیح کرتا ہے۔ آپ دوبارہ اور سہ بارہ وہی لفظ بولتے تو آپ کی زبان سے صحیح لفظ نکلتا۔ سلسلہ کے نہایت ضروری کام آپ کی ذات سے وابستہ ہیں۔ آپ کی بیماری کی وجہ سے ان کاموں میں بھی حرج واقع ہوتا ہے۔ اندریں حالات احباب کا یہ فرض ہے۔ کہ اس نہایت قیمتی اور مفید وجود کے لئے دردِ دل سے ہر روز بلا ناغہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو شفا عاجل عطا فرماوے۔ اور آئندہ ہر قسم کی بیماری سے محفوظ رکھے۔ آمین

خاکسار جلال الدین شمس

شامی پارلیمنٹ کے انتخاب میں ایک احمدی امیدوار کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا

شامی پارلیمنٹ کے انتخاب میں احمدی امیدوار السید منیر المالکی کھڑے ہو رہے ہیں۔ جولائی کے شروع میں شامی پارلیمنٹ کے ممبران کا انتخاب ہو رہا ہے۔ جس کے لئے ملک بھر میں تیاریاں کی جا رہی ہیں اور غیر معمولی طور پر دمشق شہر میں خاص طور پر سرگرمی نظر آتی ہے۔ ہر امیدوار اپنے حق میں پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ ان امیدواران میں سے برادرم مکرم منیر المالکی بھی ہیں۔ آپ شام کی مشہور سیاسی پارٹی الحزب الوطنی کے ایک ممتاز رکن ہونے کے علاوہ جنرل سکرٹری بھی ہیں۔ عملی طور پر آپ نے شامی سیاسیات میں کام کر کے ابنائے وطن میں خاص اثر و رسوخ پیدا کیا ہوا ہے۔ علمی لحاظ سے آپ کے پاس بیروت کی امریکن یونیورسٹی کی ڈگری ہے۔ انگریزی۔ عربی۔ فرانسیسی اور جرمنی زبانیں آپ جانتے ہیں۔ دمشق کے تعلیم یافتہ اور روشن دماغ طبقہ میں آپ ایک محبوب شخصیت شمار کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ یہی وجہ ہے۔ کہ دمشق سے ۳۳ شائع ہونے والے روزانہ اخبارات نے آپ کے حق میں بہت کچھ تحریر کیا ہے۔ اخلاق کے لحاظ سے بھی آپ کی شخصیت موجودہ لیڈروں کے لئے بطور نمونہ ہے۔ عاجز بڑے ادب سے تمام احمدی اصحاب اور قارئین الفضل سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ مکرم منیر المالکی کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور یہ کہ ان کا وجود آنیوالے ایام میں دمشق میں مفید ہو۔ عاجز نے حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے بھی اس موقعہ پر درخواست برائے دعا کی ہے۔ دمشق کے سیاسی اور مذہبی احزاب ان کے حق میں ووٹ دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ مگر بعض وقت پر بہت سے لوگ کچھ دھاگے ثابت ہوتے ہیں۔ مگر تاہم ان کی کامیابی کے امکانات نظر آتے ہیں۔

خاکسار شیخ نور احمد منیر مبلغ دمشق

Digitized by Khilafat Library

تقسیم کے بعد

از جناب ملک سیف الرحمن صاحب واقف زندگی قادیان

ہندوستان کی تقسیم کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اس فیصلہ میں عوام کے زیادہ لیڈروں کی رائے اور ان کے ذاتی رجحان کو دخل حاصل ہے۔ عوام میں سے بعض نے اس فیصلہ کو بخوشی قبول کر لیا ہے اور بعض نے غور ہی نہیں کیا۔ کہ یہ فیصلہ ان کے لئے مفید ہے۔ یا مضر وہ ہر حالت پر شاکر ہیں۔ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اس تقسیم کو ملک کے لئے مضر سمجھتے ہیں۔ لیکن ملک میں ان کی آواز کا کوئی اثر نہیں۔ یا وہ موجودہ حالات میں عملی مخالفت کو مناسب خیال نہیں کرتے۔ بہرحال اب ملک کی اکثریت کی طرف سے اس فیصلہ کے بارہ میں کسی مؤثر مخالفت کا بظاہر کوئی امکان نہیں۔ اور عنقریب ملک دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔ ایک حصہ میں ہندوؤں کا غلبہ ہوگا۔ اور دوسرے حصہ میں مسلمان اپنی مرضی کی حکومت قائم کریں گے۔

ملک کے یہ دونوں حصے اپنی اپنی اقلیتوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہیں۔ یہی وہ الجھاؤ ہے۔ جس کے متعلق عوام میں بھاری تشویش پائی جاتی ہے۔ ہندوستان کا مسلمان سوچ رہا ہے۔ کہ نامعلوم ہندو کا سلوک اس کے ساتھ کیا ہوگا۔ کیا مساوات کے اصول پر اسے شہری حقوق حاصل ہونگے؟ اس کے مذہبی اور تمدنی مفاد کا احترام کیا جائے گا؟ غرض اس قسم کے سینکڑوں خیالات ہیں۔ جو اس کی زندگی میں تلخی پیدا کر رہے ہیں۔ دوسری طرف قریباً اسی قسم کے حالات سے پاکستان میں بسنے والا غیر مسلم بھی دوچار ہے وہ یہی سوچ رہا ہے۔ کہ پاکستان کا مسلمان اس سے کیسا برتاؤ کرتا ہے۔ کیا وہ اس علاقہ میں آزاد ہوگا؟ کیا قوت لایموت کے حاصل کرنے میں اسے بھی وہی آسانیاں حاصل ہونگی جو ایک مسلمان کو میسر ہو سکتی ہیں؟ کیا اس کا مذہب اور اس کا تمدن مسلمانوں کے ہاتھوں محفوظ رہے گا؟ غرض دونوں حصوں کی اقلیتیں اس غیر یقینی حالت سے مضطرب ہیں۔ اور کسی واضح جواب کا انتظار کر رہی ہیں۔ اس مسئلہ کا ایک پہلو تو یہ ہے۔ کہ اقلیتوں کے یہ خدشات صحیح تسلیم کر لئے جائیں۔ ہندو یہ سوچیں کہ مسلمان ان کا دشمن ہے۔ اور وہ جذبات تعصب سے مغلوب ہو کر مسلمانوں کے درپے آزار ہو جائیں اور یہ سمجھنے لگیں۔ کہ وہ اس طرح مسلمانوں کو ختم کر دیں گے۔ دوسری طرف پاکستان کے مسلمان کا رویہ بھی اس قسم کا غیر منصفانہ ہو۔ اور ہندو کو بحیثیت ہندو نقصان پہنچانا اس کا مقصد حکومت ہو جائے۔ یہ کا یہ پہلو ممکن تو ہے۔ لیکن نتائج کے اعتبار سے اتنا خطرناک ہے۔ کہ اس کے تصور سے ہی روح انسانی کانپ اٹھتی ہے۔ ملک کا کوئی حصہ بھی اس قسم کے جذبات کو عملی جامہ پہنا کر امن و چین کی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔

اس قسم کے حالات پیدا کرنے کا آخر مقصد کیا ہے۔ یہی نا کہ وہ بالشرکت غیرے مکمل آزادی کے ساتھ اپنی مرضی کے مطابق حکومت کریں۔ لیکن تاریخ کا فیصلہ یہی ہے۔ کہ اس قسم کے اوچھے ہتھیاروں سے کام لینے والے اپنے مقصد میں کبھی بھی کامیاب نہیں ہوئے بلکہ الٹا وہ اس ظلم کی سزا میں دوسروں کے ماتحت کر دیئے گئے۔ اور عرصہ تک غلامی کی مصیبتوں میں مبتلا رہے۔ خود ہندوستان کے باشندے اس قسم کے تجربہ سے کئی بار دوچار ہو چکے ہیں۔ کوروؤں نے پانڈوؤں کو کمزور سمجھا۔ اور انہیں اپنا شریک حکومت بنانا گوارا نہ کیا۔ جس کے نتیجہ میں مہابھارت کی خوفناک جنگ ہوئی۔ ظالم کو ظلم کا بدلا ملا۔ اور بے شمار انسان ہلاک ہوئے۔ اسی قسم کے نتائج اس ظلم کے ہیں۔ جو اچھوتوں سے روا رکھے گئے۔ انہی مظالم کی پاداش میں ہندو قوم ہمیشہ بیرونی حملہ آوروں کا نشانہ بنی رہی۔ اور صدیوں تک غیر اقوام کی محکوم رہی۔ اسی طرح بدھ کے پیروؤں کی بربادی ہندوستان کی بدبختی میں کچھ کم حصہ دار نہیں۔ بظاہر ہر شخص جو ظلم کے لئے ہاتھ اٹھاتا ہے۔ وہ یہی سمجھ کر اٹھاتا ہے۔ کہ اس نے اپنے تمام پہلوؤں کا بچاؤ کر لیا ہے۔ اور جو جو غلطیاں اس کے پیشروؤں نے کی تھیں۔ وہ ان کا اعادہ نہیں ہونے دے گا۔ ہٹلر نے بھی ایسا ہی دعوے کیا تھا۔ نپولین اور دوسرے ناکام ہونے والے جرنیلوں کی ہسٹری اس کے پیش نظر تھی۔ لیکن کیا قدرت نے اس کی کسی تدبیر کو بھی کامیاب ہونے دیا؟ کیا ساری کی ساری پیش بندیاں بیسود ثابت نہ ہوئیں۔ جتنی تیاری اور جتنی ہوشیاری کے ساتھ وہ اٹھا تھا۔ کیا اتنی ہی بھیانک تباہی سے اسے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ تمام تاریخی ناکامیوں پر غور و فکر اس کے کس کام آیا۔ صرف یہی کہ وہ پہلوں سے بھی زیادہ عبرت کے سامان چھوڑ کر اس دنیا سے بے نیل و مرام رخصت ہو گیا۔ آج کا برسر اقتدار ہندو اور حکومت کا متمنی مسلمان ظلم کا ہاتھ بلند کرتے ہوئے ہٹلر سے بھی زیادہ عقلمندی اور پیش بندی کا دعوے کر سکتا ہے۔ لیکن ظلم ہر حال ظلم ہے۔ اس لئے نتائج کے اعتبار سے اس کا انجام ہٹلر کے انجام سے کبھی مختلف نہیں ہو سکتا۔ پس سعادتمند شخص وہی ہے جو ہر اقدام سے پہلے السعید من وعظ بغیرہ کے زریں اصول کو پیش نظر رکھتے۔

لیکن اس مسئلہ کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ اور وہ یہ کہ ہندو کی سلوک مسلمان سے اور مسلمان کا سلوک ہندو سے خود غرضی اور تعصب کی بجائے انسانیت کے شریف جذبات پر مبنی ہو۔ ہر فرقہ دوسرے کے آرام و آسائش کا اپنے سے بڑھ کر خیال رکھے اور اس طرح آپس میں محبت کی بنیادوں کو مستحکم کیا جائے۔ اور وہ غلط فہمیاں جو ایک دوسرے کے دل میں پیدا ہو رہی ہیں غلط ثابت ہو جائیں۔ ہر قوم اپنے آپ کو دوسرے کے ہاتھ میں نہ سمجھے۔ بلکہ ایک اچھے اور باوقار ساتھی کے حقوق اسے حاصل ہوں۔ اس پہلو کی تاریخی حیثیت نہایت ہی شاندار ہے۔ مکہ کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شدید دشمن تھے۔ اور ان کے مظالم ہی نے آپ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کیا تھا۔ لیکن خدا نے جب آپ کو طاقت بخشی اور تمام مکہ آپ کے قبضہ میں آ گیا۔ اور وہ دشمن جو مظالم میں پیش پیش تھے۔ آپ کے سامنے حاضر کئے گئے۔ تو حضور نے عفو و درگذر کا ایسا شاندار نمونہ پیش فرمایا۔ کہ انسانی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے لیکن اس درگذر کا اثر بھی اتنا ہی شاندار تھا۔ وہ جن کی لغت ہی اطاعت و فرمانبرداری کے الفاظ سے ناآشنا تھی۔ ایسے مطیع و فرمانبردار ہوئے کہ تاریخ میں اس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔ وہ جن کا ہر لمحہ سرکشی میں بسر ہوتا تھا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلق عظیم پر اس قدر فریفتہ ہوئے کہ کوئی تصور ہی نہیں کر سکتا تھا۔ کہ یہ بھی کبھی آپ کے باغی اور دشمن تھے۔ وہ حضور کے دائیں لڑے اور بائیں لڑے۔ اور آپ کی اور آپ کے دین کی حفاظت میں اپنی جانیں قربان کر دیں۔ یہ معجزانہ اثر کس سلوک کا نتیجہ تھا؟ اس سلوک کا جو ایک متقم کینہ جو فاتح اپنے محکوم دشمن سے کرتا ہے۔ یا اس سلوک کا جو ایک نبی اپنی امت کے غلط کار افراد سے روا رکھتا ہے۔

ایک اور نقطہ پر غور کرنے کے لئے علاقہ جس پر مسلمانوں کا قبضہ ہو چکا ہے

ترسیل زر اور اشتہارات وغیرہ کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کی جائے۔

Digitized by Khilafat Library

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور وہاں کے باشندے مسلمانوں کے اقتصاد اور رعایا پروری کے بعض نظارے دیکھ چکے تھے۔ اسی اثناء میں دشمن کا زور کچھ بڑھ گیا۔ اور مسلمانوں کو حمص کے علاقہ سے پیچھے ہٹنا پڑ گیا۔ لیکن انہوں نے تمام وہ محاصل جو استطامی اور حفاظتی اغراض کے ماتحت وہاں کے لوگوں سے وصول کرتے تھے۔ انہیں واپس کر دیئے۔ اور ان سے کہا کہ چونکہ ہم تمہاری حفاظت کرنے سے قاصر ہیں۔ اس لئے اس رقم پر بھی اب ہمارا کوئی حق نہیں رہا۔ وہاں کے باشندے مسلمانوں کا یہ حسن سلوک دیکھ کر زار زار رونے لگے۔ اور دعاؤں میں لگ گئے۔ کہ اللہ تعالیٰ دوبارہ مسلمانوں کو واپس لائے۔ حالانکہ وہ مذہبًا مسلمانوں سے متفق نہ تھے۔ بلکہ وہ ان لوگوں کے ہم مذہب تھے۔ جن سے مسلمانوں کی جنگ ہو رہی تھی۔ آخر دنیا طاقت و حکومت کی کوشش میں یورپ اور ہٹلر کے نمونوں کو تو اپنے سامنے رکھتی ہے لیکن یہ شاندار نمونے اسکی عقل و آنکھوں سے اوجھل ہیں۔ آہ! دنیا کسقدر حقیقت فراموش ہے۔

پھر یورپ بھی اچھی مثالوں سے خالی نہیں۔ خواہ ان کا پس منظر اقتصادی مفاد ہی کیوں نہ ہو۔ جب امریکہ کے لوگوں نے انگریزوں کے ماتحت رہنے سے انکار کر دیا۔ اور جنگ میں انگریزوں کو شکست ہوئی۔ تو انگریز اس شکست کا بدلہ اس طرح بھی لے سکتے تھے۔ کہ وہ امریکہ والوں کو ہر طرح تنگ کرنا شروع کر دیتے۔ ان کی کمندی تجارت کو ختم کر دینے کے جتن کرتے۔ اور اس طرح مستقل دشمنی کی بنیادیں استوار کرنے میں اپنی تمام کوششیں صرف کر دیتے لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ ان غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کی۔ جو وجہ جنگ بنی تھیں۔ اور اس طرح حکومت کے خیال کو اپنے دل سے نکال کر مساوات کے اصول پر آپس میں بھائی چارہ قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور یہ ذہنی اتحاد ہر حیثیت کے موقع پر ان کے کام آیا۔ اور اسی اتحاد کے نتیجہ میں وہ پہلی اور دوسری جنگ عظیم جیتنے میں کامیاب ہو گئے۔ اس ذہنی اتحاد کے یہ نتائج کچھ کم شاندار نہیں۔

مشرق کے پاس بھی کامیاب سیاست کی شاندار مثالیں ہیں۔ جو مستقل کامیابی کا واحد ذریعہ ہیں۔ اور اپنی کی پیروی ہمارے لئے سرمایۂ فخر ہونی چاہیئے لیکن اگر ہم نے یورپ کی ہی پیروی کرنی ہے۔ تو پھر کیوں نہ اس حصۂ سیاست کی پیروی کی جائے۔ جس میں یورپ کی کامیابی کا راز مضمر ہے۔ ایسی سیاست کی کیوں پیروی کی جائے۔ جو اسکی تباہی اور بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہو رہی ہے۔

یورپ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے والے

(از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب زیورک سوئٹزرلینڈ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد سے قبل اسلام ہر قسم کے اعتراضات کا نشانہ بن رہا تھا۔ مخالفین اسلام عوام میں اسلام کے خلاف ایک ایسی رو چلا رہے تھے۔ جس میں خود مسلمان بھی بہنا شروع ہو گئے تھے۔ ان کے پاس ان حملوں کا مقابلہ کرنے کے لئے طاقت نہ تھی۔ دلائل سے ان کے دماغ عاری تھے۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کے اذن سے دعویٰ فرمایا اور خدائی تائید سے اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنے کا بیڑہ اٹھایا۔ حضور نے پیشگوئی کے طور پر فرمایا کہ یورپ جس میں اسلام کو نہایت ہی قابل اعتراض شکل میں دیکھا جاتا ہے۔ اس کے باشندوں میں بھی اسلام پھیلے گا اور وہاں بھی ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنا اپنی روح کی لذت سمجھیں گے۔

اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے آثار شروع ہو چکے ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جبکہ آفتاب اسلام کے ذوبعہ طلوع ہونے والا دن ان لوگوں کی زندگی کی تاریک رات کو منور کریگا۔ ذیل میں خاکسار ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ایک خط کا مختصر سا اقتباس درج کرتا ہے۔ جو ایک جرمن احمدی سٹرائیرک عبد الشکور کنزانے لکھا۔ "میں باقاعدگی سے نماز ادا کرتا ہوں۔ اور میں نے اپنی قسمت کو کلیۃً خدا کے سپرد کر دیا ہے۔ میں اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ اس نے مجھے نظر بندی کی تاریکی سے نجات دی۔ اور میرے جسم اور میری روح کو بچا لیا۔ اگر ہم اسکی ذات پر ایمان رکھیں۔ تو ہم اس بچہ کی طرح ہو جائیں گے جو اپنے باپ کی حفاظت میں ہو۔ خدا کی رحمتیں اور درود ہوں مقدس نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ ہم نے

مساجد کے بعض آداب

ایک دوست نے انبالہ چھاؤنی سے نظارت تعلیم و تربیت کو لکھا ہے۔ کہ بعض لوگ مساجد کے آداب کا لحاظ نہیں رکھتے۔ اس چٹھی کے پیش نظر مساجد کے بعض آداب تحریر کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے ہاں ان آداب کے مطابق عمل کرانے کی کوشش کریں۔

اول:۔ مسجد اسلامی عبادت خانہ ہے۔ جو کہ نماز اور ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم اور دیگر دینی مشاغل کے لئے وقف ہے۔ اس میں کوئی ایسا کام نہیں ہونا چاہیئے۔ جو اس کے مذہبی تقدس کے کسی طرح خلاف ہو۔

دوم:۔ مساجد میں ادھر اُدھر کی دنیوی باتیں نہیں ہونی چاہئیں۔ بلکہ حتی الوسع نماز اور ذکر الٰہی اور دینی مذاکرہ میں وقت گذارنا چاہیئے۔ البتہ حسب ضرورت قومی اور علمی مسائل پر گفتگو ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ نمازیوں کی نماز میں حارج نہ ہو۔

سوم:۔ نمازی کے آگے سے اس قدر قریب ہو کر گذرنا کہ اسکی نماز میں خلل واقع ہو سخت منع ہے۔ ضرورت ہو۔ تو سجدہ کی جگہ سے کچھ فاصلہ چھوڑ کر گذرنا چاہیئے۔ اس بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ولو یعلم المار مابین یدی المصلی الخ کہ اگر نمازی کے آگے سے گذرنے والے کو معلوم ہو۔ کہ گذرنا کتنا بڑا قصور ہے۔ اور اسکی خدا تعالیٰ کے ہاں کتنی بڑی سزا ہے۔ تو چالیس سال تک کھڑا ہے اور آگے سے گذرے۔

چہارم:۔ مسجد میں شور کرنا یا اونچا بولنا یا کوئی اور ایسی حرکت کرنا جس سے نمازیوں کی نماز میں حرج واقع ہو۔ بہت ناپسندیدہ ہے۔

پنجم:۔ مسجد میں خرید و فروخت کرنا یا اسکی گفتگو کرنا منع ہے۔

ششم:۔ مسجد میں کسی کھوئی ہوئی چیز کی تلاش کا اعلان کرنا ناپسندیدہ ہے بعض احادیث میں آیا ہے۔ کہ ایسے اعلان کرنے والے کو کہا جائے۔ لا ردھا اللہ الیک۔ کہ اللہ تعالیٰ تجھے یہ چیز واپس نہ کرے۔

ہفتم:۔ ایسے کم عمر بچوں کو مسجد میں نہیں لانا چاہیئے۔ جن کی وجہ سے مسجد میں شور ہو۔ یا وہ اپنے پیشاب یا پاخانے وغیرہ سے مسجد کو ناپاک کر دیں۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

نظارت امور عامہ کے لئے نئے کارکنوں کی فوری ضرورت

نظارت امور عامہ میں مندرجہ ذیل آسامیاں خالی ہیں۔ اور ان کے لئے فوری طور پر قابل کارکنوں کی ضرورت ہے۔ (۱) نائب ناظر امور عامہ۔ (۲) محتسب (۳) افسر تنفیذ۔

اول الذکر آسامی کے لئے کم از کم بی۔ اے پاس ہونا ضروری ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہے۔ کہ صحت اچھی ہو۔ اردو۔ انگریزی کے ڈرافٹ میں خط و کتابت اچھی طرح کر سکتا ہو۔ اگر سرکاری دفاتر کا تجربہ ہو۔ تو اسکو ترجیح دی جائیگی۔ اس آسامی کی تنخواہ کا گریڈ ۱۳۰-۷-۲۰۰ ہے قحط الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔

دوسری آسامی کا حساب کتاب۔ اخلاق نگرانی اور تنازعات وغیرہ کے تصفیہ کرانے سے تعلق ہے۔ اس کے لئے علمی قابلیت کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل ہونا ضروری ہے۔ ایسے امیدوار کو ترجیح دی جائیگی جس کی صحت اچھی اور قادیان کی رہائش کا کافی موقعہ ملا ہو۔ اسکی تنخواہ علاوہ قحط الاؤنس ۵۰-۴-۶۴ ہے۔ (۳) تنفیذ کا کام زیادہ تر دارالقضاء کے فیصلہ کا نفاذ ہے۔ کم از کم میٹرک پاس یا مولوی فاضل ہونا ضروری ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت و تجربہ دی جائیگی۔ ان تمام آسامیوں میں دینی معلومات اور اخلاقی حالت کو بوقت انتخاب مدنظر رکھا جائیگا۔ امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ مقامی جماعت کے ذمہ دار کارکنوں کی وساطت سے درخواستیں نظارت امور عامہ کو بھجوائیں۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

ہماری تبلیغی جدوجہد

رپورٹ بابت مارچ ۱۹۴۷ء

علاوہ زیر رپورٹ ہندوستان میں کل ۱۹۲ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان احباب نے مندرجہ ذیل ذرائع کے واسطہ سے بیعت کی۔ مبلغین دفتر مقامی تبلیغ ۱۸۔ دیہاتی مبلغین ۳۷ دیگر مبلغین ۳۔ احباب جماعت ہائے احمدیہ ۷۰۔ ذاتی تحقیق ۷۴۔ کل ۱۹۲۔ مبلغین اور احباب جماعت ہائے احمدیہ کے نام جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں درج ذیل ہیں۔ جناھم اللہ احسن الجزاء ایڈیٹر دفتر بیعت قادیان

تبلیغ کنندہ	بیعت	تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
جناب ماسٹر محمد شاہ صاحب دیہاتی مبلغ	۸	جناب سید فضل عمر صاحب دیہاتی مبلغ محمد درک	۱
" حمید اللہ صاحب سیالوی دیہاتی مبلغ محمد آباد سندھ	۷	" اصغر حسین شاہ صاحب انسپکٹر بیت المال	۱
" مولوی قمر الدین صاحب قادیان	۷	" مرزا عبدالرحمن صاحب ڈلہوزی	۱
" مولوی عبدالمجید صاحب مقامی تبلیغ	۷	" فضل الرحمن صاحب سوہنگھڑہ	۱
" مولوی دین محمد صاحب سیکرٹری جماعت ہرسیاں	۶	" مولوی شیر محمد صاحب دیہاتی مبلغ	۱
" محمد منشی خانصاحب مقامی تبلیغ	۶	" عنایت اللہ صاحب پریذیڈنٹ میادی ڈوگراں	۱
" قاضی عبدالوحید صاحب دیہاتی مبلغ کوٹلی	۵	" جان محمد صاحب بوچھ بیت	۱
" حافظ ابوفوذ صاحب دیہاتی مبلغ روڑہ	۵	" چوہدری شرف دین صاحب بوچھ بیت	۱
" قمر الدین صاحب قلعہ صوبہ سنگھ	۴	" چوہدری محمد حسین صاحب بی اے نگر	۱
" سیٹھ طیر الدین صاحب پریذیڈنٹ جماعت لکھنؤ	۳	" بشیر احمد صاحب ملتانی ٹیچر کالیہ	۱
" سید امیر حسین شاہ صاحب امیر جماعت نورنگ	۳	" خدا بخش صاحب پیر کوٹ	۱
" عبدالعزیز صاحب دیہاتی مبلغ رفیع	۳	" غلام نبی صاحب پریذیڈنٹ کانپانوالہ	۱
" برکت علی صاحب لائق امیر جماعت لدھیانہ	۳	" مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سندھ	۱
" مقامی تبلیغ	۳	" انور احمد صاحب کھلکتہ	۱
" احمد خانصاحب دیہاتی مبلغ ڈوگائی	۳	" امیر صاحب جماعت احمدیہ کلکتہ	۱
" گیانی محمد الدین صاحب قادیان	۲	" سید بشارت احمد صاحب وکیل امیر جماعت حیدرآباد	۱
" کرم الٰہی صاحب سیکرٹری جماعت پنجہ	۲	" محمد رمضان اللہ صاحب روشن نگر سندھ	۱
" محمد دین صاحب مقامی تبلیغ	۲	" علی محمد صاحب لطیف نگر سندھ	۱
" غلام احمد صاحب دیہاتی مبلغ	۲	" محمد فاضل صاحب کوئٹہ	۱
" ماسٹر حسن محمد صاحب قادیان	۲	" عبدالحمید صاحب مظہر دہ	۱
" ماسٹر بشیر احمد صاحب امیر جماعت کوئٹہ	۱	" سید لال شاہ صاحب امیر جماعت جنجہ	۱
" رحیم بخش صاحب دیہاتی مبلغ جوڑہ	۱	" شیخ حمید اللہ صاحب تاجر سوہنگھڑہ	۱
" صاحبزادہ میاں مسعود احمد خانصاحب قادیان	۱	" عبدالعزیز صاحب ڈسکہ	۱
" احمد حسین صاحب ناصر آباد قادیان	۱	" راجہ غلام محمد خانصاحب بیاڈی بورہ	۱
" محمد اورنذیب محمد خانصاحب شکار	۱	" سلطان احمد صاحب نلوندی سیالکوٹ	۱
" محمد طفیل صاحب جنرل پریذیڈنٹ	۱	" نور احمد صاحب شام چوراسی	۱
" گیانی واحد حسن صاحب قادیان	۱	" صدرالدین صاحب امیر جماعت منگ	۱
		غلام محمد صاحب دیہاتی مبلغ۔	۱

ماہوار نقشہ بیعت بابت اپریل ۱۹۴۷ء

اندرون ہند عرصہ زیر رپورٹ میں کل ۲۳۷ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ روزانہ اوسط آٹھ کس دی۔ سالانہ مہینہ میں روزانہ اوسط چھ کس تھی۔

اس مرتبہ تعداد بیعت کے لحاظ سے حلقہ گورداسپور۔ حلقہ سیالکوٹ اور حلقہ بہاولپور دوسرے کام باقی حلقہ جات کی نسبت بہتر ہے تفصیلی نقشہ درج ذیل ہے

بیرون ہند۔ اپریل میں ممالک بیرون ہند میں ۱۰۳ بیعتیں ہوئیں نقشہ درج ذیل ہے (ایڈیٹر دفتر بیعت)

نام جماعت	بیعت تبلیغی
ضلع گورداسپور	
قادیان	۱۱
نلوندی جھنگلاں	۴
پھیرو چیچی	۳
موکل	۲
دنجواں	۲
روپووالی	۲
بہر باز	۱
ڈلہوزی	۱
ڈھیبی	۱
قلعہ لال سنگھ	۱
سھبد دوال	۱
مدار پور	۲
دیال گڑھ	۱
لودھی ننگل	۱
بٹالہ	۱
بے ہال	۱
ڈلہ	۱
ننگل باغباناں	۱
ڈیرہ والہ	۱
ننگل کوٹل	۱
بہلول پور	۱
صلاح پور	۱
سوجانپور	۱
خان فتح	۱
	۴۲
ضلع سیالکوٹ	
چانگریا مانگا	۳
میانوالی	۳
پنڈی بھاگو	۳
چونڈہ	۲
بھبڑ تانوالہ	۲
سیالکوٹ	۱
ماہلوکے	۱
گدیاں	۱
بیمانوالہ	۱
بہلول پور	۱
قاضی پہاڑنگ	۱
ٹکیوالہ	۱
دائیووالہ	۱
	۲۱
بہاولپور ڈویژن	
رانجی	۱۲
غازی پور ملکی	۳
کوٹگاؤں	۱
مائی کوٹ	۱
	۱۷
سندھ	
محمد آباد اسٹیٹ	۷
آگرہ اسٹیٹ	۱
ہاکڑہ	۱
دیاس اسٹیٹ	۱
شاہ بندر کراچی	۱
کراچی	۱
سکھر	۱
ہالنڈی	۱
سارنیہ	۱
	۱۶
سرحد	
شیخ محمد کا پشاور	۱۰
داخلی میرپور ہزارہ	۳
دادتہ	۱
سرائے نورنگ	۱
	۱۵
ضلع امرتسر	
کوٹلی	۴
امرتسر	۴
اجنالہ	۲
دھیر کوٹ	۱
ادھر	۱/۱۲
ضلع گوجرانوالہ	
کلسیاں	۴
پریم کوٹ	۳
تہ گڑھی	۱
بھاکا بھٹیاں	۱
چک بیگ بیہر	۱/۱۲
گجرات	
سرالہ	۲
لکھنوال	۲
چک سکندر	۱
جھنگ کر خورد	۱
رجوعہ	۱
کنجاہ	۱
کوٹلی افغاناں	۱
مونگ	۱/۱۰
ہوشیارپور	
ہیبت پور	۳
تسرڑہ	۱
پھگلانہ	۱
ٹھلنگ سب ڈویژن	۱
جوڑے راجپوتاں	۱
ڈفر	۱
ہانسپور	۱/۱۰
پدھیچھ	
شیخوپورہ	۵
پنجہ	۲
پلیرا منڈی	۲
ناروکوٹیاں	۱/۱۰
کشمیر و جموں	
رشی نگر	۴
کوٹلی کالاں	۲
بہاء الدین	۱
اڑی	۱
دیگر جات	۱
مہریاں	۱/۱۰
ملتان	
کھوکھر	۴
خواجہ مرال	۲
ناگرہ	۱/۱۰

دوازدہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اعلان

احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ آئندہ جماعت کراچی کے تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والی خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر کی جائے۔

ڈاکٹر حاجی خان۔ امیر جماعت احمدیہ کراچی متصل مسجد سولجر بازار۔ کراچی 3

Doctor Haji Khan
Amir Jamaat
Ahmadiyya Karachi
Near Masjid Soldier
Bazar Karchi N 3

دنیا کے تمام ڈاکٹروں اور اطباء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ

صحت کی سب سے بڑی حفاظت یہ ہے کہ دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھا جائے۔ اگر آپ کو صحت اور تندرستی کا خیال ہے۔ تو طبیعہ عجائب گھر قادیان کا منجن لاجواب استعمال کیجئے۔ اس کا استعمال مریض اور تندرست دونوں کیلئے مفید ہے۔ اس کا باقاعدہ استعمال آپکو بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھیگا اور آپ کے دانت موتیوں کی طرح سفید اور چمکدار ہو جائیں گے۔ اس میں نہایت بیش قیمت زود اثر اجزاء شامل ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنے

طبیعہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

"آپ کی بیش بہا ملکیت آپکی آنکھیں" نامی رسالہ دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان سے مفت منگوائیں۔ انشاء اللہ اس سے آپکو فائدہ ہوگا۔ (شہد خالص ۳½ روپے فی سیر)

آپ اپنی جملہ طبی ضروریات کے لئے دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان کو لکھیں

ایک نہایت نفع مند کام

پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا۔ کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائے گا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں۔ اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانے پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے۔ اور جب تک کہ کمپنی کے پاس اس قدر سرمایہ نہ ہو۔ جتنا کہ ضروری ہو۔ اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے۔ کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروالیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہوں گے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائیں گے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے۔ تو اُسے پانچصد روپے ادا کرنے ہوں گے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے۔ کہ دوست اس میں سستی نہ کریں۔ کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئیں گی۔ اُن ہی کو ترجیح دی جائے گی۔ دوستوں کی آسانی کے لئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں:۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

اعلان

میں نے دوکان تبدیل کر کے الحکم اسٹریٹ ہی میں چوہدری محمد شفیع صاحب کی دوکان میں اپنا مطب جاری کیا ہے۔ جو متصل مکان شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے ہے۔ آشوب آنکھ کو اور بچوں کی بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے اور مستورات کے پردے کا خاص انتظام ہے ہماری خاص دوائیں (ابتدائی موتیابند کی دوا ایکروپیہ) اکمل الجوہر یعنی جواہرات کا سرمہ ایکروپیہ ڈیڑھ ماشہ (دو تا ئے ہنستا جائے شدید دانت درد کی دوا فی آرام دو روپیہ) استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ اور ہر قسم کی عینکیں باقاعدہ امتحان کر کے دی جاتی ہیں

ڈاکٹر عبدالرحیم دہلوی
ممتحن و معالج چشم
الحکم سٹریٹ قادیان

انڈین کیمیکل کمپنی کے

تیار کردہ عطر جنہوں نے اتنے تھوڑے عرصہ میں ایک عالم کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

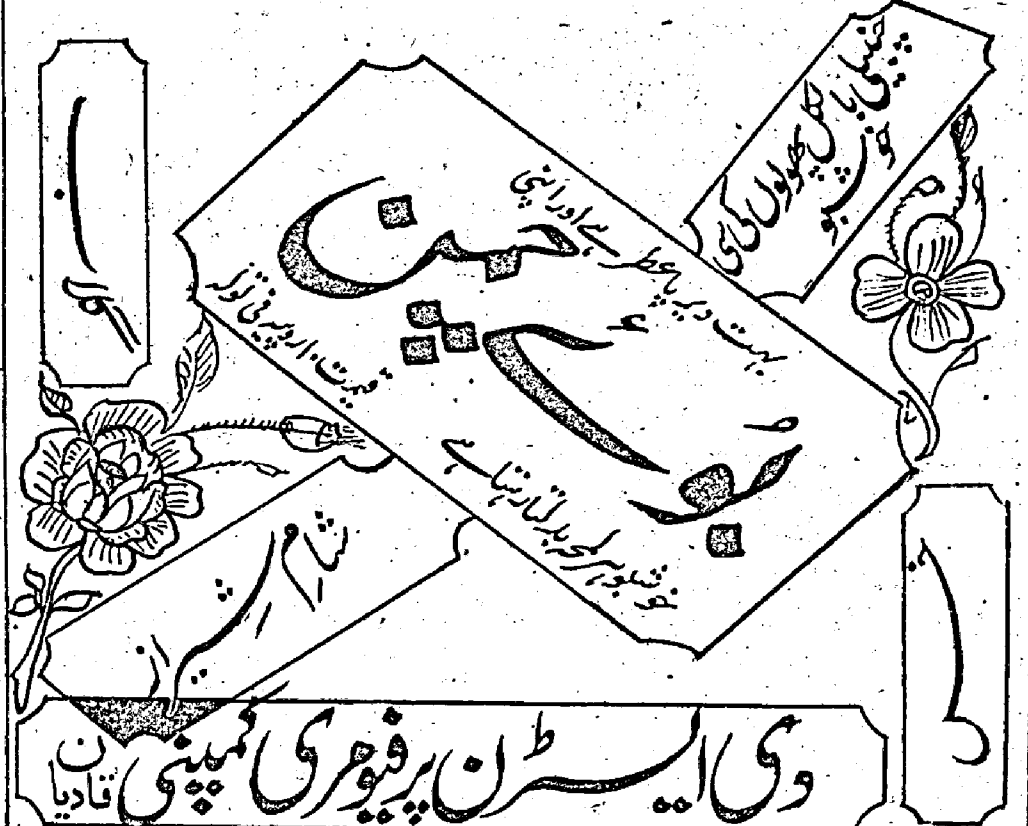

دی ایسٹرن پرفیومری کمپنی قادیان

شفاء میڈیکو

قادیان کی بڑھتی ہوئی طبی ضروریات کے مدنظر ایک ڈسپنسری کھولی گئی ہے۔ جس میں تمام قسم کی ادویہ انشاء اللہ مہیا ہو سکینگی نسخہ جات بھی بہت احتیاط سے بنائے جائینگے۔ یہ ڈسپنسری ناصری گنج ربنی چھلہ دوکانات ملکیت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب میں واقع ہے احباب اپنی طبی ضروریات کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں انہیں انشاء اللہ ہر طرح سے مطمئن کیا جائے گا۔

(منیجر شفاء میڈیکو)

سُرمہ مُمیز خاص

یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ ککروں اور نظر کی کمزوری چیپ وغیرہ آنے کے لئے نہایت ہی زود اثر ہے۔ اور پھر کسی قسم کا ضرر اس سے نہیں۔ کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔ اور تمام استعمال کرنے والے اس کے فائدے کی شہادت دیتے ہیں۔ آنکھوں کی بیماریوں کا اثر عام صحت پر بھی نہایت مضر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کی صحت کا خیال رکھنا خدا تعالیٰ کے اصول سے ہے۔ بہتر ہوتا ہے کہ بیماری سے پہلے ہی آنکھوں کی صحت کا خیال کیا جائے۔ اس کی صحت میں بھی اچھے سرمے کا استعمال نہایت ضروری ہے ورنہ آنکھوں کی سی قیمتی چیز کو نقصان پہنچنے کا ڈر ہوتا ہے۔ قیمت فی تولہ ۸ عدد چھ ماشہ تین ماشہ ۱۲

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library

ضروری خبریں!

دس لاکھ مذہبی سکھ پاکستان کی حمایت کریں گے

سردار ہری سنگھ کا بیان

لاہور ۸ جولائی۔ آل انڈیا مذہبی سکھ فیڈریشن کے صدر سردار ہری سنگھ نے ۷ جولائی کو پریس میں بیان دیتے ہوئے مسٹر جناح کو یقین دلایا ہے کہ پنجاب کے دس لاکھ مذہبی سکھ پاکستان کی حکومت کی پوری پوری حمایت کریں گے۔ اور سیاسی و اقتصادی سرگرمیوں میں ان کے ساتھ پورا تعاون کریں گے۔

بیان میں سردار ہری سنگھ نے کہا ہے۔ پنجاب کے دس لاکھ مذہبی سکھوں کے ساتھ ماسٹر تارا سنگھ اور ان کے ہمنوا ہمیشہ اچھوتوں کا سا سلوک کرتے رہے ہیں۔ ہم کو کبھی کسی حق کا حصہ نہیں سمجھا گیا۔ اور وہی درجہ دیا جاتا رہا ہے جو ادنیٰ ذات کے ہندو اچھوت اقوام کو دیتے چلے آئے ہیں۔

اب ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل ہو گئے ہیں۔ اور حق و انصاف کے مطابق مسٹر جناح نے ہمارے مفاد کی حفاظت کا وعدہ کیا ہے۔ اس کی بنا پر ہمیں یقین ہے کہ ہمارا مستقبل پاکستان میں مسلمانوں کے ساتھ وابستہ ہے نہ کہ سکھوں کے ساتھ۔

ہندوستانی مسئلہ کا حل تاریخ کی ایک نادر مثال ہے

مسٹر بیون کی تقریر

لنڈن ۸ جولائی۔ مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے ایک پارٹی میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہندوستان کے پیچیدہ مسئلہ کو جس خیر و خوبی کے ساتھ سلجھایا گیا ہے اس کی وجہ سے برطانیہ اور ہندوستان دونوں ملکوں کے لیڈر مستحق مبارک باد ہیں۔ تاریخ میں اس قسم کی مثال ناپید ہے کہ چالیس کروڑ انسانوں کی آزادی کا فیصلہ بجائے بندوقوں کی مدد کے صرف باہمی گفت و شنید اور سمجھوتے سے ہو جائے۔ اور کسی قسم خونریزی نہ ہو۔

برطانیہ کی طرف سے افغان گورنمنٹ کو جواب

لنڈن ۸ جولائی۔ افغانستان نے صوبہ سرحد کے متعلق جو مطالبہ کیا تھا۔ برطانوی حکومت نے باضابطہ طور پر اس کا جواب افغانستان کے نمائندہ مقیم لنڈن کو دیدیا ہے جواب میں اس امید کا اظہار کیا گیا ہے کہ افغانستان گورنمنٹ کوئی ایسا اقدام نہیں کرے گی جس سے ہندوستان پر انتقال اقتدار کے کام کو پر امن طریق سے سرانجام دینے میں کوئی روک پیدا ہو۔

اناج کی فراہمی اور حکومت سندھ

کراچی ۸ جولائی۔ حکومت سندھ نے ایک پریس نوٹ میں اس افواہ کا ذکر کیا ہے کہ سندھ گورنمنٹ نے دیگر صوبوں کو اناج کی سپلائی بند کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ سندھ سب سے زیادہ اناج دوسرے صوبوں کیلئے فراہم کرتا رہا ہے۔ اور وہ اب بھی اس کیلئے تیار ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ نئی بننے والی حکومت اس امر کا یقین دلائے کہ اس وقت تک جن شرائط کی بنا پر سندھ اناج فراہم کرتا ہے وہ انہیں ماننے کے لئے تیار ہے یا نہیں۔

مسلم انسپکٹر جنرل پولیس کا تقرر

لاہور ۸ جولائی۔ پنجاب کی تقسیم کمیٹی کی سفارش پر مسٹر قربان علی خاں ڈپٹی انسپکٹر جنرل سی۔ آئی۔ ڈی کو مغربی پنجاب کے لئے انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کیا گیا ہے۔ پنجاب کے موجودہ انسپکٹر جنرل پولیس عنقریب ریٹائر ہونے والے ہیں۔ ان کے ریٹائر ہونے تک مسٹر قربان علی خاں ایڈیشنل انسپکٹر جنرل پولیس مقرر کئے گئے ہیں۔ امید ہے کہ آج آپ نئے عہدہ کا چارج لے لیں گے۔

انڈونیشیا کا تجارتی وفد دہلی میں

نئی دہلی ۸ جولائی۔ آجکل دہلی میں انڈونیشیا سے ایک تجارتی وفد سابق وزیر خوراک مسٹر سدار سونو کی سرکردگی میں آیا ہوا ہے وفد کا مقصد چاول کے بدلے عام استعمال کی چیزیں حاصل کرنا ہے

وفد کے ایک نمائندے نے کلوب ایجنسی کے نامہ نگار کو بتایا کہ انڈونیشیا دس لاکھ ٹن چاول فوری طور پر ہندوستان بھیج سکتا ہے لیکن چاول کو اندرون ملک سے بندرگاہوں تک لانے کیلئے سامان رسل و رسائل کی سخت قلت ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ کپڑے اور دیگر عام استعمال کی چیزوں کے علاوہ موٹر وغیرہ کے مختلف حصے بھی چاول کے بدلے میں دیئے جائیں تا چاول کو بندرگاہوں تک لایا جا سکے۔

سرکاری ملازمین کے حقوق محفوظ ہیں

تقسیم کمیٹی کا اعلان

لاہور ۸ جولائی۔ پنجاب کی تقسیم کمیٹی نے ایک بیان میں سرکاری ملازمین کو یقین دلایا ہے کہ اگر انہیں ان کے انتخاب کے صوبہ میں ملازمت نہ ملنے کی وجہ سے دوسرے صوبے میں ٹھہرنا پڑا تو ان کی پوزیشن اور ملازمت محفوظ رہے گی۔ ابتدائی انتظامات کے مطابق سرکاری ملازمین کو چھ ماہ کے اندر یہ فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کس صوبہ میں ملازمت کرنا چاہتے ہیں

سر محمد ظفر اللہ خانصاحب کی برطانوی وزیر اعظم سے ملاقات

برطانوی کابینہ میں ایک نئے وزیر کے تقرر کا امکان

لنڈن ۸ جولائی۔ کل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خانصاحب نے مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ سے ملاقات کی۔ معلوم ہوا ہے کہ چوہدری صاحب موصوف اور وزیر اعظم کے درمیان اس ملاقات میں ہندوستانی ریاستوں کے آئینی مستقبل کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی۔ امید ہے کہ جناب چوہدری صاحب بہت جلد ہندوستان واپس روانہ ہو جائیں گے۔

لنڈن کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ پاکستان اور ہندوستان کی نئی نوآبادیاتی حکومتوں کے لئے برطانوی کابینہ میں ایک نیا وزیر مقرر کیا جائے گا۔ یہ وزیر آزادی بل کی منظوری کے بعد مقرر کیا جائیگا۔ نوآبادیات کے موجودہ وزیر ۷ سال کی عمر کے ہیں۔ اور ہندوستان میں دو حکومتیں بن جانے کے بعد چونکہ کام میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ اس لئے نیا وزیر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

پنجاب مسلم لیگ کی موجودہ پوزیشن

نئی دہلی ۸ جولائی۔ مسٹر ریاست علی خاں جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ نے ایک بیان میں کہا۔ کہ پنجاب اسمبلی لیگ پارٹی اور لیگ پارلیمنٹری بورڈ کی سابقہ پوزیشن بدستور قائم ہے نئے لیڈر یا عہدیداروں کے انتخاب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یورپ کے مصیبت زدگان اور امریکہ

واشنگٹن ۸ جولائی۔ مسٹر ٹرومین صدر جمہوریہ امریکہ نے امریکن کانگرس سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ جلد سے جلد ایسا قانون منظور کرے۔ جس کے ذریعے یورپ کے بے گھر لوگوں کو کافی تعداد میں امریکہ میں بسایا جا سکے۔

Digitized by Khilafat Library